فہرست مضامین

نمونہ روزانہ الحکم

نمبر ۴۲ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۰ - نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲ رشوال ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

پہلے اسکو پڑھ لیجیے

ناظرین الحکم اس قاعدہ اور دستور سے خوب واقف ہیں کہ ۱۰ ڈسمبر کا الحکم ہمیشہ سالانہ قیمتوں کے وصول کرنیکے لیئے وی پی کیا جاتا ہے + چنانچہ امسال بھی حسب معمول ۱۰ - ڈسمبر کا الحکم وی پی ہوگا - اس اطلاع کے سوا کوئی اطلاع کسی کارڈ کے ذریعہ ضروری نہیں سمجھی گئی جو صاحب ۱۰ - ڈسمبر کا الحکم وی پی لینے کو کسی وجہ سے طیار نہ ہوں وہ ۹ ڈسمبر تک اطلاع دیں کہ کونسا پرچہ انکے نام وی پی ہو + بصورت ثانی وہ اس امر کی احتیاط کریں کہ پرچہ کو واپس بھیجکر خادم دین و ملت کارخانہ کو نقصان نہ پہونچائیں - سال گذشتہ میں بسا اوقات ہمدردان الحکم کی طرف سے یہ ناقابل ذکر سلوک کارخانہ سے ہوا ہے جو بیجا زیر باری کا موجب ہوتا ہے - حقیقت شناس قوم کے لئے قومی اخبار کو ایسی شکایت پیدا ہونے کا موقع دینا سخت نامناسب ہے - بہرحال ۱۰ ڈسمبر کا الحکم وی پی آتا ہے + یاد رکھیئے - ایڈیٹر -

روزانہ الحکم کا اجرا

مین حسب وعدہ آج کے الحکم کے ساتھ روزانہ کا نمونہ شایع کرتا ہون - مین اسکے متعلق کوئی رائے اپنی طرف سے قایم کرنی بے سود سمجھتا ہون - ہان اتنا کہنا چاہتا ہون کہ یہ نرا نمونہ ہے اور کسی اخبار کے متعلق پوری رائے جب تک اسکے متعدد پرچے نہ پڑھے جائیں قایم نہیں کی جاسکتی + اسلیئے بعض صورتوں مین تو نمونہ بڑی محنت اور سعی سے طیار کیا جاتا ہے اور پھر اسکی حالت مین نمایان انحطاط ہوتا جاتا ہے اور بعض اوقات نمونہ محض ایک ڈھانچا ہوتا ہے اور اسمین یوماً فیوماً حالات وقت کے لحاظ سے ایک نمایان ترقی ہوتی جاتی ہے + اسلیئے اگر ناظرین الحکم پسند کرتے ہین کہ اس قسم کا روزانہ ان کے لیے طیار کیا جاوے تو وہ درخواستین بھیجین اور بھجوائین - اب کوئی زیادہ وقت نہین رہا - صرف ۱۵ یوم باقی ہین اگر ۵ ادن کے اندر پوری سو درخواستین ہوگئین تو سمجھیے روزانہ کا اجرا ہوگیا ورنہ ۷ ڈسمبر کے الحکم مین روزانہ کے اجرا کے متعلق آخری اور انقطاعی فیصلہ شایع کردیا جائیگا اگر روزانہ کے لیے سو درخواستین ہی نہ آسکین تو فی الحقیقت ایک افسوسناک امر ہوگا - لیکن مین سمجھونگا دیر آید درست آید -

بعض احباب نے یہ رائے بھی دی ہے کہ اگر روزانہ جاری نہ ہوسکے تو الحکم کو ہفتہ مین دوبار کردیا جاوے + مین اس تجویز کے متعلق بھی سردست کچھ عرض کرنا نہین چاہتا + بجز اسکے کہ پہلے روزانہ کے متعلق تو آخری نتیجہ دیکھنا چاہیے - ہان اگر ناظرین الحکم کلی طور اس امر کا فیصلہ ایڈیٹر الحکم پر چھوڑ دین کہ اگر وہ الحکم کو ہفتہ مین دوبار کرنا چاہے تو باضافہ قیمت ؏ مہینے مین آٹھ مرتبہ الحکم شایع کردینے کا مجاز ہے اور ناظرین الحکم بخوشی خاطر مزید چندہ دیدینگے تو اسی سوال پر غور ہوسکیگا اسصورت مین صرف اس شخص کو اطلاع دینی چاہیئے جو اس تجویز سے متفق نہو - بہرحال روزانہ کے اجرا کا سوال قوم کے سامنے ہے خواہ وہ اسے مسترد کردے یا قبول

من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم
تو از سخنم پند گیر و خواہ ملال

تازہ الہام

۲۸ نومبر

(۱) بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین -
(۲) قل میعاد ربک -
(۳) اسدن سب پر اداسی چھا جائیگی -
(۴) قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا -

بائبل کے اجماع نقیضین

ڈائری

۲۰ - نومبر ۱۹۰۵ء

آج کل علیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کا علی العموم معمول ہے کہ صبح کو دس بجے کے قریب نئے مہمان خانہ میں جہاں سیٹھ عبد الرحمان صاحب نزیل ہیں۔ تشریف لے آتے ہیں دوسرے احباب بھی حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور ۱۲ بجے کے قریب تک وہاں بیٹھے رہتے ہیں۔

کل آپ نے قبل ظہر اپنا تازہ الہام سنایا جو ۱۹ کی سب کو ہوا۔ فرمایا

رات عجیب طرز کا الہام تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے ہم مفہوم کا ایک الہام ہو چکا ہے۔ مگر یہ طرز عجیب ہے۔

انی معک یا ابن رسول اللہ

دوسرا الہام اس کے ساتھ یہ ہے۔

سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ علیٰ دین واحد اسپر فرمایا۔ پہلے ایک الہام ہوا تھا جس کو عرصہ ہوتا ہے سلمان منا اھل البیت علیٰ مشرب الحسن۔ یصالح بین الناس۔ یہ الہام ۱۹۰۱ء کا ہے اور الحکم میں چھپا ہوا ہے۔ - ترا ب۔

اور اب یہ الہام ہوا ہے۔ جسمیں مجھے یا ابن رسول اللہ فرمایا ہے۔ دوسرے الہام کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ امر جو ہے۔ کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔

احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ خون نکرو۔ وغیرہ۔

اس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض لوگ ایسے بھی ہونگے جو اس کی خلاف ورزی کرینگے۔ جیسے یہود کو کہا گیا۔ کہ توریت کو محرف مبدل نکرنا۔ یہ بتاتا تھا کہ بعض ان میں سے کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاح شریعت ہے۔

دوسرا امر کونی ہوتا ہے۔ اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ جیسے

قلنا یا نار کونی بردا سلٰما

اور وہ پورے طور پر وقوع میں آ گیا۔ اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اس قسم کا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ مسلمانان روئے زمین علےٰ دین واحد جمع ہوں۔ اور وہ ہو کر رہینگے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ ان میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہیگا۔ مگر وہ ایسا ہوگا۔ جو قابل ذکر اور قابل لحاظ نہیں۔

۲۶ - نومبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

سید امیر علی شاہ کے ساتھ مخدوم الملۃ کا ذکر چل پڑا۔ حضرت مولوی عبد الکریم رضہ کے ذکر پر فرمایا مولوی صاحب ہر تقریب اور ہر جلسہ پر یاد آ جاتے ہیں۔ انکے سبب لوگوں کو فائدہ ہوتا تھا۔ وہ بڑی زبردست تقریر کرنے والے تھے۔ میں نے مقابلہ کر کے خوب دیکھا ہے۔ انکے اندر محبت اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور بجز اس کے میں سمجھتا ہوں۔ اور کچھ تھا ہی نہیں۔ اور اس حد تک تھا۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دوسروں میں وہ نہیں۔ میں ان سے بہت عرصہ سے واقف ہوں۔ اسوقت بھی میں نے ان کو دیکھا تھا۔ جب وہ نیچری تھے۔ اسوقت بیعت بھی کر لی تھی۔ لیکن ابھی بعض امور ان کے دل میں تھے۔ چنانچہ مسیح کے بے پدر ہونے پر مجھ سے گفتگو بھی کیا کرتے تھے۔ اور کئی بار کہا کرتے کہ ان کا بھی فیصلہ کر دو۔ مگر میں انہیں جواب دیا کرتا کہ ہمارا یہی مذہب ہے۔ کہ وہ بن باپ ہوئے اس کا زبردست ثبوت یہ ہے۔ کہ یحیٰ اور عیسیٰ کا قصہ ایک ہی جگہ بیان کیا ہے۔ پہلے یحیٰ کا ذکر کیا۔ جو بانجھ سے پیدا ہوئے۔ دوسرا قصہ مسیح کا اس کے بعد بیان فرمایا۔ جو اس سے ترقی پر ہونا چاہیے تھا۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ وہ بن باپ ہوئے۔ اور یہی امر خارق عادت ہے اگر بانجھ سے پیدا ہونے یحیٰ کے بعد باپ سے پیدا ہونے والے کا ذکر ہوتا۔ تو اسمیں خارق عادت کی کیا بات ہوئی۔ اور عیسائی جو ان کے بن باپ ہونے سے خدا بنا تے ہیں۔ اس کا جواب دوسری جگہ دیدیا

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔

اب اگر بن باپ پیدا ہونے والا خدا ہو سکتا ہے۔ تو پھر جس کا ماں اور باپ دونوں نہوں۔ وہ تو بدرجہ اعلیٰ خدا ہوگا۔ مگر انکو وہ خدا نہیں مانتے۔ اور ایسا ہی یحیٰ میں بھی خدائی ماننی چاہیے۔ کیونکہ وہ بانجھ سے پیدا ہوئے تھے۔

غرض

اوائل میں اس قسم کی گفتگو ہوتی رہی تھی۔ پھر جب اللہ تعالےٰ نے انکی معرفت زیادہ کی تو ایک دن کہنے لگے آپ گواہ رہیں۔ آج سے میں نے سب گفتگوئیں ترک کر دیں۔ اس کے بعد موت تک بجز تسلیم اور کچھ نہ ہوگا۔

اور پھر مینے دیکھا۔ کہ اس دن کے بعد موت تک واقعی یہی حالت رہی کہ رضا اور تسلیم کے سوا کوئی اور بات تھی ہی نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے ان کے خطبات سنے ہیں۔ وہ بات جانتے ہیں کہ ان میں بجز میرے حالات اور ذکر کے اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات میں نے سنا۔ کہ بعض آدمی اس امر کو کسی حد تک پسند نہیں کرتے۔ مگر وہ بجز اس کے اور کچھ کہنا نہ چاہتے تھے۔"

اس مقام پر میں نے عرض کی۔ کہ حضور! مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ تقریر اور کلام میرے نزدیک حرام ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی سچائی کا ذکر نہ ہو یہ الفاظ سنکر میں نے دیکھا۔ کہ آنحضرت (مسیح موعود) کی آنکھیں پرنم ہو گئی تھی۔ لیکن ان لوگوں کا ضبط اور صبر لا نظیر ہوتا ہے۔ اس لئے ضبط کا نمونہ دکھلایا۔ مگر چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ اور اس میں خاص قسم کی درخشندگی پائی جاتی تھی۔ پھر اس ذکر کے سلسلہ میں فرمایا۔ کہ ان کی بڑی بیوی نے رؤیا دیکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ میری محبت میں فنا ہو گئے تھے۔ اچھا اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

مولوی صاحب کے اس ذکر کے بعد سید امیر علی شاہ نے جماعت علی کا ذکر کیا۔ کہ وہ ان کی موت کو اپنی پیشگوئی کی بنا پر ظاہر کرتا ہے۔

اسپر فرمایا۔ موت فوت سے تو کوئی نہیں رہ سکتا انبیا علیہم السلام پر بھی موت آئی۔ انہیں ٹھٹھا کرنا اور اس قسم کی شیخیاں اچھی نہیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی کہتے ہیں۔ اگر پیشگوئیاں اور خوارق یہی ہوتے ہیں تو پھر یزید کی کرامت کا بھی ان کو قائل ہونا پڑے گا۔ افسوس یہ لوگ نہیں سوچتے۔ کہ راستباز وہی ہے جسکی شہادت خدا دے۔ اور کسی قہر کے وقت امتیازی رنگ اسکے ساتھ ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت فرعونی تباہ ہوئے۔ مگر موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کو اللہ تعالےٰ نے بچا لیا۔

اس قسم کی باتیں ہوتی رہیں۔ طاعون کا ذکر چل پڑا۔ آپ نے پرانی رؤیا ہاتھی والی بیان کی۔ اور بالآخر فرمایا۔ کہ میرا الہام تو یہی ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتےٰ یغیروا ما بانفسھم۔

جب تک پوری تبدیلی اور اصلاح نہیں ہوتی خدا تعالےٰ کا یہ عذاب ٹلتا نظر نہیں آتا۔

دار الامان میں عید الفطر

(۱) ۲۸ - نومبر ۱۹۰۵ء کو دار الامان میں عید ہوئی کپورتھلہ۔ تلونڈی ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیارپور ضلع جالندہر۔ ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔

(۲) حسب معمول سابق حضرت حکیم الامۃ نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شائع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اسکی تفسیر۔

اس دعوے کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا یعنے سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلفہ دکھایا کہ کس طرح ان رکوعات میں اسکی تفسیر موجود ہے۔ خطبہ پانچویں رکوع پر تھا۔ اسلئے پہلے تمہید کے طور پر ظاہر کیا کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے۔ یہودی قوم کو تمثیلاً پیش کیا۔ پھر انصاریٰ کے حالات ظاہر کئے۔ بالآخر مسلمانوں کو بتایا کہ تم خیر الامم کہلائے۔ سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے لیکن باوجود یکہ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پروا نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ علماء۔ صلحاء۔ امرا کے نظارہ سے دکھائی اور بتایا کہ علما قوم کا دماغ۔ صلحا قوم کا دل اور امرا اعضاء تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورت امام پر بحث کی اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے بہرہ مند ہونے کی راہیں دکھائیں + قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا + بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس خطبہ کا ہے جو حضرت حکیم الامۃ نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی بھی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دو گھنٹہ تک خطبہ پڑھا +

ترکیب بند

متضمن تعزیت حضرت مخدوم الملتہ اخویم معظم مولینا مولوی عبد الکریم صاحب صافی سیالکوٹی طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

(از خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

چیست عالم راکہ شد تاریک وتار
آسمان را چیست گردد بیقرار
از چہ مہر و ماہ رو پوشیدہ اند
در دوا ہے نیلگون لیل ونہار
از چہ میگرید سحاب نوحہ زن
یا دہم سر برزند از اضطرار
لرزہا اندر زمین افتادہ است
جنبشے آوردہ در کوہ وحصار
چشمہا گریان زاندوہ درون
سنگہا از تاب اشک آبشار
دشتہا را نیش خار اندر جگر
سبزہ فرش ماتمی در مرغزار
وحشتے افتادہ در جان وحوش
در طیور آمد فراق و انتشار
از چمن رونق برون بنہادہ پا
واز خزان افسردہ شد باغ وبہار
از نوائے نالہائے عندلیب
گل گریبان چاک کردہ باربار
از شکست رنگ گلہا بوئے یاس
در رسید اندر مشام شاخسار
صیحۂ ماتم زدہ در گوش خلق
نوحہ نائے نوا ہائے ہزار
سینہا را مجمع البحرین کرد
رودبار دیدہ ہائے اشکبار
ہست اظہار عزائے بندۂ
مومنے سر پیش حق افگندۂ

جان پاکان نور حق عبد الکریم
جانفدائے حضرت رب رحیم
پاکبازے زاہدے خوش منظرے
طلعت پاکش شفائے ہر سقیم
زنگ دلہا را کلامش صیقلے
چون ید بیضا عصوائے کلیم
منطقش آرائش حسن کلام
حجتش چون تیغ بر فرق لیئم
مبلغ علمش صفا و صدق وحق
فہم او گلہائے معنی را نسیم
شمع بزم مہدی عیسے خطاب
گلبن تو یا وۂ باغ نعیم
رفض را از بیخ وبن انداختہ
نعبت تثلیث را کردہ دو نیم
دمغ باطل بو مقصود دلش
بہر حق استادہ با قلب سلیم
آنچنان افگند بتہا را کہ حق
کافرے را افگند اندر جحیم
بلبل شیدائے جنت آشیان
نغمہ سنج حرف وحدت در حریم
طوطی شکرفشان شیرین لبے
شاخ طوبائے فصاحت را مقیم
رفت سوئے خلد اعلےٰ در دمے
زد پر پرواز بر عرش عظیم
مرحبا گویان ملائک در رکاب
قدسیان استادہ بہر فتح باب

پہلوانے صالحے - دین پرورے
از برائے دین احمدؐ چاکرے
نصرت دین جسم وجانش را غذا
پیش روئے دشمنان چابک ترے
عزت دین قوت جان ودلش
بس ہمین خوردہ ز شیرے مادرے
از ریا و عجب ونخوت دورتر
جامۂ تقویٰ کشیدہ در برے
الفت جان محمد جان او
بر بلندیہائے الفت برترے
جذب حبّش آنچنان ممتاز کرد
شد بعشاق محمدؐ فاخرے
دیدۂ جانش بروئے مصطفےٰ
چشم خوش بینش نہ دیدہ دیگرے
الفتش در جان ونامش بر زبان
صورتش در چشم و در دل دلبرے
پیش احمد بہر احمد آمدہ
در تلاشش یار شوریدہ سرے
دید احمد را با چشم آشکار
صورتش در صورتش جلوہ گرے
زان نشست اندر حریم قادیان
تا دم آخر نہ جنبید از درے
دلفگارے عاشق روئے کسے
والۂ وشیدائے گیسوئے کسے

مومنے - متخشّعے - مستغفرے
از پئے دین بر مصائب صابرے
درس قرآن مقصد جان ودلش
قاری در علم قرآن ماہرے
قلب مومن را کشیدے فرقتش
حسن صورت قرتش را زیورے
خوش خطیبے - چون بمنبر آمدے
گل فشاندے از لبش یا گوہرے
نقش کردے حرف حق بر لوح دل
دور کردے نفس را از ہر شرے
چون پئے تبلیغ حق حاضر شدے
نصب کردندے برائش منبرے
پیش روئے خلق استادے چو شیر
نے بدل رعبے نہ بارش برسرے
سامعین را دل ربودے از بیان
حسن صوتش ہمچو سحر ساحرے
در صماخ گوشہا حق بر زدے
مومنے پیش آمدے یا منکرے
بہر الزام خصیم حیلہ گر
چشم عالم زو ندیدہ بہترے
در دعا ہا اشک حسرت ریختے
جامۂ اخلاص کردہ در برے
رونق اسلام از حق خواستے
چہرۂ دین متین آراستے

مخلصے - در علم وایمان محکمے
منفقے - مر دوستان را مکرمے
عارفے - عالی دماغے - شاعرے
خوشگافے - نکتہ سنجے - عالمے
مرغ فہمش بر پریدے چون باوج
صید معنے را گرفتے در دمے
چون بہ بزم دوستان گفتے سخن
بر دل خستہ نہادے مرہمے
چون کشادے عقدۂ اسرار حق
منتشر کردے گہر چون شبنمے
گل فشاندے وقت شرح مدعا
واز مسرتہا غلط کردے غمے
قانعے - کز بہر این دنیائے دون
پیش کس پشتش نگردیدہ خمے
شیشۂ اسکندری عکس دلش
صورت تدبیر او جام جمے
نعمت حق بود بہر مومنان
طالب دین را عطائے منعمے
صحبتش تریاق بود از بہر دل
مرقتش از بہر جان بودہ ہمے
بود شادی زو نصیب دوستان
قسمت اعدائے ملت ماتمے
بلبلان را در چمن بنواختے
زاغ را کاشانہ برہم ساختے

رفت پیش یار خود شادان شدہ
روئے او از نور حق تابان شدہ
از وصال دلبرش آرام یافت
رستگار از کلفت ہجران شدہ
قدسیان زیر لوائے رتبتش
از علو مرتبت حیران شدہ
سعی او مشکور بہر دین حق
بر صدا قتہائے دین قربان شدہ
دیدۂ اخوان ز درد ہجر او
ریختہ خون جگر گریان شدہ
دل پئے تحصیل اطمینان وصبر
در دعا ہا پیش حق نالان شدہ
آمد از حق مر مبارک را نوید
کاے رفیقت داخل رضوان شدہ
دیدمش* در حمد وتسبیح خدا
زین جہان بے بقا پنہان شدہ
یافتہ از حق حیات جاودان
تاج پوش مسند غفران شدہ
گفتمش اے پاکباز روزگار
این حیاتت آیت رحمان شدہ
خلق میگوید کہ صافی مردہ است
زندہ ے بینم ترا خوش جان شدہ
متقی را از جناب کبریا
زندگی بخشند ہمچون انبیا

حبذا آن نخلبند باغ دین
رفت از یک جست در خلد برین
مرحبا خوش ہمتے کز یک قدم
طے نمود از آخرین تا اولین
زین جہان با نیکنامی ہا گزشت
بود اندر نیکوان مسند نشین
بود مقصودش رضائے کردگار
شغل او پیش خدا سر بر زمین
داستان حضرت رب الجلیل
خط مقبولی کشیدہ بر جبین
درمیان ملاء اعلےٰ در رسید
بر زبان قدسیان صد آفرین
در گروہ عارفان ۱۳۲۳ نام یافت
حق نما وحق ستا وحق گزین
ہر کجا تصدیق حق را بر نشست
شمع بزم کذب را زد آستین
حب او داخل شدہ در جذر قلب
جان او با جان ہر مومن قرین
مومنے - گر وزن ایمانش کنند
کوہ ہم باشد سبکتر با یقین
کیست آن کز فیض او باشد تہی
کو کہ نبود منت او را رہین
رحمت حق باد بر صرف جان او
باد در فردوس رفیع شان او

* [illegible] ۱۱-۱۰-۱۹۰۵ء

آخر این دار فانی رحلت است
زین سوئے شہر خموشان ہجرت است
بادشاہان را ازین ہم چارہ نیست
انبیاء را ہم فنا از حکمت است
کس نماندہ کس نماند در جہان
دوستان - این ماجرا بے شبہت است
اہل دنیا را فنا ذلت بود
اہل حق را مرگ عزو رفعت است
تلخ تر از زہر شان جام ہلاک
بہر ایشان ہمچو شیرین شربت است
فکر دنیا اہل دنیا را جحیم
ترک دنیا اہل را جنت است
غافلے سوز دبنار حرص و آز
ہوشیار ے روز و شب در راحت است
دل مبند اے دوست در دنیا دون
الفت آن درد و رنج و زحمت است
دل بجب آخرت مشغول دار
غفلت از عقبے نشان شقوت است
کار دونان فکر این فانی سرا ست
کار پاکان بہر عقبی محنت است
ہمچو مرد حق گزین عبد الکریم
کا شناے موج بحر رحمت است
مرغ جانش چون بحق پرواز کرد
دست رضوان باب جنت باز کرد
اے خدا اے ذو الجلال کردگار
اے رحیم بندگان آمرزگار
اے عزیز خاطر ہر خستہ جان
اے رفیق جان ہر محنت گزار
اے نصیر حامیان دین حق
فاتح ابواب رحمت بر خیار
اے فدایت خاطر صافی دلان
اے بنامت جان ہر مومن نثار
ہمچو جان بندۂ عبد الکریم
بر روانش ابر رحمتہا ببار
رونق افزاء جنان کن روئے او
جان او کن باغ جنت را بہار
ساز قرآن را شفیع تربتش
ہمچنان کو بود بہرش غمگسار
خادم قرآن ز اہل ملتش
مثل آن مخدوم ملت کن ہزار
اہل ملت را بگردان مثل او
بہر فرمان مسیحا یا سدار
اہل ملت را بدہ ایفاء عہد
ہمچو آن مرد نکو کن برقرار
محو کن نقش بدی از لوح دل
واز ہوائے نفس و شیطان دور دار
جملہ را کن بر رہ طاعت روان
واز عقوبتہا بدار اندر امان

سفرنامۂ دہلی

(ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

رؤیا ۲۲ - اکتوبر کی صبح کو جیسا کہ قرار پاچکا تھا اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دار الامان سے سوئے دہلی روانہ ہونے کو تھے + اسی رات مین آپ نے ایک رویا دیکھی جو الحکم مین چھپ چکی ہے مگر سفرنامہ کے ضمن مین بہی اسکا درج ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے -

" دیکہا کہ دہلی گئے ہین تو تمام دروازے بند ہین پہر دیکہا کہ ان پر قفل لگے ہوئے ہین + پہر دیکہا کہ کوئی شخص کچہہ تکلیف دینے والی شے میرے کان مین ڈالتا ہے مین نے کہا تم مجہے کیا دکہہ دیتے ہو - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دکہہ دیا گیا ہے "

اس رؤیا کے دو حصہ ہین ایک وہ جو مین نے جلی قلم سے لکہا ہے اور دوسرا وہ حصہ جس مین کسی تکلیف دہ شے کا کان مین ڈالنا دکہایا گیا ہے - یہ رؤیا آپ نے روانگی سے پہلے قادیان مین سنادی تہی اور سٹیشن بٹالہ پر خاکسار اور دوسرے احباب نے اعلےٰ حضرت ہی کو بلا واسطہ سنی + مین اس رؤیا کی تصدیق آگے چلکر بتاؤن گا - سردست یہہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ اس سفر مین دہلی اور دوسرے مقامات پر جو پیش آنے والا تہا اسکی خبر اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ کو پہلے سے دیدی تہی -

ضمنی بات مین نے پہلے ذکر کیا ہے کہ سفر دہلی کی تقریب بظاہر تو حضرت ام المومنین علیہا السلام کے اپنے اقارب واعزا سے ملنے کی تہی لیکن اللہ تعالےٰ کے ماموروں ومرسلون کی اوقات بڑے قیمتی ہوتے ہین اور وہ کبھی ایک دم بہی اپنے فرض سے غافل نہین ہونا چاہتے بظاہر کچہہ شک نہین یہی امر تہا مگر جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے اسباب اہل مدینہ کی روحانی تربیت مقصود تہی جو مکہ نہ آسکتے تہے - اسیطرح پر اس سفر مین حضرت حجۃ اللہ کا منشاء تبلیغ منشاء ربانی تہا اور یہ سفر اسکے لئے بہانہ ہوگیا - واللہ در من قال -

من آن نیم کہ تغافل ز کار خود بکنم

غرض

روانگی از قادیان اعلےٰ حضرت ان پاک اغراض کو لیکر دار الامان سے ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اتوار کے دن صبح کو آٹہہ بجے کے قریب روانہ ہوئے - اسباب ایک گڈے پر رکہہ رات کے چار بجے کے قریب افغانی احباب اور میر مہدی حسین صاحب کی نگرانی مین پہلے بہیجدیا گیا تہا -

چونکہ آپ نے قیام دہلی کے لئے صرف چند روز تجویز کئے تہے اسلئے آپ کے ہمراہ دار الامان سے بہت ہی مختصر جماعت خدام کی ساتہہ ہوئی + یعنے آپکے اہل بیت اور خادمہ عورتون کے سوا مندرجہ ذیل خدام کو آپکے ہمراہ ہم سفر ہونے کا شرف حاصل ہوا (۱) حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی - (۲) عالی جناب سیٹہہ عبد الرحمان صاحب مالک ساجن کوٹہی مدراس (۳) ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہپور (۴) مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹہی - (۵) مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر (۶) خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری - (۷) شیخ غلام احمد صاحب نومسلم (۸) بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ (۹) شیخ حامد علی صاحب - (۱۰) خاکسار ایڈیٹر الحکم -

مین چونکہ حضرت اقدس کے ایماء اور ارشاد سے ایک دن پہلے بٹالہ سٹیشن پر گاڑی کے ریزرو کرانے کے لئے آگیا تہا اسلئے دار الامان سے روانگی کا نظارہ پورے طور پر نہین دکہا سکتا لیکن عام طور پر جیسا کہ پہلے کئی مرتبہ مجہے دیکہنے کا اتفاق ہوا ہے) - قادیان کی جماعت اپنے **ولی نعمت آقا و مرشد** کی مشایعت مین دور تک ساتہہ آئی - اور بعض طالب علم جیسا کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب لکہتے ہین حضرت اقدس کی سواری کے ساتہہ جوش محبت واخلاص مین بٹالہ تک دوڑتے آئے یعنے مولوی احمد نور صاحب کابلی - شیخ عبد الرحیم صاحب اتالیق صاحبزادگان نواب صاحب - میان شادیخان صاحب - اور یہ لڑکے بہی ساتہہ تہے - عبد الرحمان بن شادی خان - صوفی عبد اللہ - عبد اللہ درزی میان منظور حق -

بٹالہ سٹیشن حضرت اقدس کی روانگی کی خبر سیکہون ہی کسی طرح پہونچ گئی تہی اسلئے وہان کے مخلص احباب میان جمال الدین اور برادر عزیز منشی عبد العزیز صاحب پٹواری ہی شرف زیارت کے لئے آگئے تہے اور بٹالہ کی جماعت بہی موجود تہی - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۰ بجے کے بعد بٹالہ پہونچے - اور سٹیشن پر ایک خاصہ اژدہام زایرین کا ہوگیا -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ملاقات ابہی اعلےٰ حضرت تشریف نہ لائے تہے اور مین اور دوسرے احباب سٹیشن پر موجود تہے اتنے مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سٹیشن پر ۱۰ بجے کی گاڑی مین امرتسر جانے کے لئے تشریف لے آئے + ساتہہ انکا ایک بچہ بہی تہا + مینے انکو اور انہون نے مجہے دیکہہ لیا - اپنے بہائی صاحب کو کسی امر کے متعلق تاکید کر رہے تہے اور ایک شیعہ صاحب بہی ان کے پاس بیٹہے ہوئے تہے + مجہے دیکہتے ہی کہا - **یعقوب** کدہر ؟

خاکسار - حضرت اقدس دہلی جاتے ہین مین بہی آپ کے ہمراہ جاؤن گا -

محمد حسین - تم ابہی تک مرزائی ہو -

خاکسار - الحمد للہ اسوقت تک خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہون اور دعا ہے کہ اسی پر خاتمہ ہو اور آپ کو بہی شامل ہوتا ہوا دیکہہ لین -

محمد حسین - میرا رسالہ پڑہ لیا ہے -

خاکسار - ہان آپ نے مجہے تو بہیجا نہین لیکن مینے اُسے پڑہ لیا ہے - اس رسالہ کو پڑہ کر مجہے آپ پر بہت رحم آتا ہے -

محمد حسین - (شیعہ صاحب سے خطاب کرکے) تم میرا احسان مانو -

شیعہ - تمہارا احسان کس بات کا -

محمد حسین - تم نے وہ اشتہار مرزا کا نہین پڑہا - جو ابہی اس نے شایع کیا ہے جس مین حضرت امام حسین رض کی بڑی تعریف کی ہے -

شیعہ - اس مین تمہارا احسان کیا ہے ؟ اشتہار مرزا صاحب نے دیا اور احسان تمہارا -

خاکسار - مولوی صاحب ! اس سے بہتر تہا کہ آپ یہ احسان نہ جتاتے تاکہ آپ کو شرمندہ نہ ہونا پڑتا - یہ مرض آپکا ابہی گیا نہین ہے جا فخر آپ کو خراب کر رہا ہے -

محمد حسین - ان کو معلوم نہین وہ اشتہار میرے رسالہ ہی کو پڑہ کر انہون نے شایع کیا ہے -

خاکسار - آپ کے رسالہ کو تو انہون نے دیکہا ہی نہین اور وہ دیکہنے کے قابل چیز ہی کیا ہے - اس رسالہ کو تو جو شخص پڑہیگا اُسکو آپ کی حالت پر بہت رحم آئیگا -

محمد حسین - تم تو پیشگوئی کرتے تہے کہ رسالہ بند ہوجائیگا نکلا یا نہین -

خاکسار - آپ ہی بتائین بند ہوا یا نہین یہہ نکلنا تو بند ہونیسے بدتر ہے دو دو سال کے بعد ہی کبہی نکلا - اور پہر بیچ مین ایک ایک سال گم - جو حالت رسالہ کی ہے وہ اس مرتبہ کے رسالہ کا دوسرا صفحہ دیکہنے سے معلوم ہوسکتی ہے -

یہان رسالہ محمد حسین کے صفحہ ۲ کے بعض حصہ ہین ناظرین الحکم کی خاطر

درج کرنے ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہیں

محمد حسین- اب دیکھو گے کیا ہوتا ہے؟

خاکسار- پہلے آپ نے کیا کر لیا ہے جو آیندہ کر لو گے - آپ کو انہیں تعلیون نے خراب کیا- جب یہ تکبر نکل جائیگا- پھر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق رجوع کر لو گے-

محمد حسین- مین ہرگز نہین کرون گا-

خاکسار- یہہ اسوقت کی بات ہے اوسوقت آپ کو ندامت ہو گی کہ میرے کیا دعوے تھے- آپ کے اس رجوع کی خبر کیوجہ سے آپ پر بہت رحم آتا ہے - اور ہم منتظر ہین کہ آپ کی اس حالت کو بھی دیکھہ لین -

مولوی صاحب! آپ کی **خانہ بربادی** کا بھی بڑا افسوس ہے- مرزا صاحب کی مخالفت آپ کو سستی نہ پڑی اولاد کا وہ حال ہوا- گھر ویران ہو گیا- رسالہ کی یہ حالت-

محمد حسین- مین تو جانتا ہون مرزائی کرامت مشہور کرے گا- اسلئے مین نے پہلے ہی اس کے جواب کا فکر کیا ہے- دوسرے رسالہ مین جواب نکلے گا اسپر بحث کرونگا- اس رسالہ کو جب مین نے شایع کیا تھا مجھے خیال ہو گیا تھا کہ وہ کہدیگا-

اے پئے تکفیر من بستہ کمر
خانہ ات ویران تو در فکر دگر

خاکسار- مولیصاحب! جادو وہ جو سر چڑھ بولے! آپ کو خود معلوم ہو گیا ہے کہ یہہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے ورنہ آپ کو اسکی تردید کی فکر کیون ہوئی- اور آپ کا رسالہ اسپر شاہد ناطق ہے-

اس کے بعد سلسلہ کلام بدل گیا- مینے کہا سناؤ آپ کے **روحانی فرزند** کے حق مین فیصلہ آرہ شایع ہو گیا ہے-

محمد حسین- اسی غرض کے لئے تو مین امرتسر جاتا ہون اور پھر آرہ جاؤن گا- وہ فیصلہ غلط ہے مینے چالیس ورق کا ایک اپیل لکھا ہے- مین اس دفعہ آرہ جانا نہین چاہتا تھا مینے ان کو لکھدیا تھا کہ کوئی بھی اہل حدیث نہین اسپر انہون نے مجھے لکھا کہ آپ **اصلاح** کے لئے آئیے- اسواسطے اب مین جاؤنگا- چنانچہ یہہ خطوط دیکھو جو انہون نے مجھے لکھے-

چند خطوط مجھکو دکھائے کہ مین اب ثابت کرون گا کہ کوئی اہلحدیث نہین ہے

خاکسار- یہہ بڑا اچھا کام ہے صفایا کرو-

محمد حسین- ہان تم تو چاہتے ہو کہ یہ گھر مین لڑتے رہین اور ہمارا کام بن جاوے-

خاکسار- تمہارے گھر مین پھوٹ پڑنا تو لازمی امر ہے - اللہ تعالےٰ پہلے سے اس کی خبر دے چکا ہے باقی یہ کہ تمہاری باہمی مخالفت یا اتفاق سے ہمارا کیا فائدہ یا نقصان ہے - ہمارے مقابلہ مین تو آپ سب اکٹھے ہین اور ہم تو چاہتے ہین کہ آپ سب اکٹھے ہو کر ہمارا مقابلہ کرتے رہین تاکہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور سلسلہ عالیہ کی سچائی اور بھی زور سے ثابت ہو- کیا آجتک آپ سب نے مل کر ہمارے سلسلے کے خلاف کارروائیان نہین کین اور اس رسالہ مین تو آپ نے حد کی ہے کہین کسی کو بھڑکایا ہے کہین گورنمنٹ کو اکسایا ہے-

محمد حسین- مرزا صاحب نے جو چٹھی گورنمنٹ کے نام شایع کی تو مین نہ لکھتا- یہہ تو مین جانتا ہون کہ ان تحریرون پر کوئی نوٹس نہین لیگا-

خاکسار- خوب! آپ کو پہلے ہی سے اپنی ناکامی کا علم بھی ہے- اور باوجود اس ناکامی کے علم کے پھر قلم اٹھانا آپ ہی کا کام ہے-

محمد حسین- مینے تو صرف مقابلہ کر دیا ہے- خواہ کوئی سنے یا نہ سنے-

خاکسار- پھر اس مقابلہ مین آپ کو سچ جھوٹ کی کیا غرض- ایک مقصد جو مقابلہ رکھہ لیا کہ وہ جو کچھ کہین اسکا جواب ضرور دینا یہہ طریق اچھا نہین ہو سکتا-

محمد حسین- تم تو کہانے کے لئے ایسا کہتے ہو؟

خاکسار- جب آپ تائید کرتے تھے کیا کہاتے کبھو اسطے کرتے تھے- اور اب مخالفت بھی اسی وجہ سے کر رہے ہو اور اگر مرزا صاحب نے پیسہ دیکر تائید کرائی ہو تو سب سے پہلے تو سب سے پہلے آپ ہی کو نہ سامنے ہلاتے- حالانکہ آپ کہتے بھی تھے کہ مجھے ذرا تخلیہ مین سمجھا دو مین سب کو منوا دونگا اور خاموش کرا دونگا-

پھر آپ نے کہا کہ مین گرا دونگا ابتدائے دعوے کا زمانہ تھا مخالفت عام تھی آپ کے پاس کسقدر روپیہ انہون نے بھیجا کہ آپ مخالفت نہ کرین-

پھر اور جنہون نے مخالفت کی اور آپ بھی اونمین سے اکثرون کو جانتے ہین کہ وہ کرایہ کے مخالف ہین اگر ان کو دو چار آنے بھی دیدیے جاوین تو آج تعریف کرین- ایمان سے کہو کہ کسی مخالف کو کچھہ دیا کہ ہماری مخالفت نکرو- معلوم ہوتا ہے آپ کے سارے کام اسی غرض اور مقصد کے لئے ہو نگے- جو اورون کو اسپر قیاس کرتے ہو- آپ مجھے نہین جانتے مین کب سے اس سلسلہ مین ہون؟

محمد حسین تم نے مجھے ایک مرتبہ کہا تھا کہ کچھہ شکوک ہین؟

خاکسار- لعنت اللہ علے الکاذبین مولویصاحب آپ میرے سامنے جھوٹ کہتے ہین اور مجھہ پر ہی مینے کب آپ سے کہا بلکہ ہمیشہ آپ سے اس مسئلہ مین اپنی سمجھہ کے موافق کلام کرتا رہا- اور آپ کو بھی سمجھاتا رہا-

ایک مرتبہ بمقام امرتسر مولوی محمد حسین صاحب نے مجھکو کہا کہ تم بچے ہو تمہاری سمجھہ مین نہین آتا اگر تم کچھہ عرصہ میرے پاس ٹھہرے رہو تو مین تمہین سمجھا سکتا ہون اور امید ہے تم سمجھہ جاؤ گے مینے کہا تھا کہ اگر آپ نے ریویو مین سب کچھہ جھوٹ لکھا ہے تو قسم کہا کر شایع کر دو- کہ مین نے جھوٹ بولا تھا- پھر دیکھا جاویگا-

اسپر مولویصاحب نے کہا کہ اسوقت مرزا صاحب کی حالت اچھی تھی اب مجھہ پر کھل گیا ہے کہ وہ غلطی پر ہین- اسپر مین نے کہا کہ اوسوقت کی اچھی حالت کی شہادت آپ نے دیدی اور اب جس حالت کو آپ خراب کہتے ہین اسکو ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھہ لیا کہ اعلےٰ درجہ کی ہے اور اسی طرز و طریق پر جو نبیون مین ہوتی ہے پھر آپ کی بات کیونکر مان لین جو دور رہتے ہین اسپر آپ تیز ہو گئے تھے کہ مجھے معلوم نہین تو تمہین معلوم ہے مینے کہا تھا کہ ہان تمہین معلوم نہین مجھے معلوم ہے یہہ واقعہ ہے جسکو مدنظر رکھہ کر اس نے کہا کہ تم کہتے تھے شکوک ہین اور یہ ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے-

اسی حیص بیص مین گاڑی آگئی اور مولویصاحب اپنے بچے کو تلاش کرنے لگے تاکہ اسکو اپنے بھائی صاحب کے سپرد کرین مینے کہا مولوی صاحب وہ سیٹی کہان گئی جس سے آپ اپنے بچون کو بلایا کرتے تھے-

ناظرین الحکم کو غالباً معلوم نہین جب کلارک کا مقدمہ ہوا اور آپ شہادت کے لئے بٹالہ کے مقام پر حاضر آئے تو ایک بچہ بھی ساتھہ تھا اسکو آواز دینے کی بجائے آپ گلے مین ایک سیٹی رکھا کرتے تھے اور وہ اس سیٹی پر لگا ہوا تھا اس سیٹی کی طرف مینے اشارہ کیا-

محمد حسین- نہین وہ اب نہین رکھی- بہرحال مولوی صاحب گاڑی مین بیٹھ گئے اور مجھے فرمانے لگے کہ آجاؤ یہان ابھی وقت ہے مین نیچے ہی کھڑا رہا اور مینے کہا کہ

مولویصاحب آپ کے اس رسالہ نے ایک اور فایدہ بھی دیا ہے وہ یہ کہ آپ نے حضرت مسیح کے معجزات کو مسمریزم مان لیا ہے افسوس ہے ہم یہ بات کہین تو کافر اور آپ کہین تو مومن-

مولویصاحب- تم نے غور سے نہین پڑھا- احمق! وہان لکھا ہوا ہے کہ وہ وہبی ہوتا ہے-

خاکسار- حضرت! پھر ہم بھی تو وہبی ہی کہتے ہین ہم نے کہان لکھا ہے کہ وہ اکتسابی طور پر انہون نے حاصل کیا تھا

مولوی صاحب! - اچھا خدا تمہین ہدایت دے-

خاکسار- ہان اللہ تعالےٰ ہم کو کامیاب کرے آمین اور آپ کی بھی اس عینک کو اتارے اور آپ کی نظر صاف ہو-

محمد حسین- تم بڑے شریر ہو-

ناظرین سوچین اس مین شرارت کی کیا بات ہے- خیر ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

گاڑی نے وہسل دیا اور مولویصاحب رخصت ہوئے-

(باقی آیندہ)

اطلاع برائے خاص و عام

میرا لڑکا ایس این احمد احمدی (شیخ نصیر احمد احمدی) کچھہ روپیہ لیکر یہان سے مفرور ہو گیا ہے اگر اب کسی کو کچھہ روپیہ میرے نام سے طلب کرے ہرگز ہرگز اسکو ندیوین- اگر کوئی شخص دیویگا بندہ ذمہ وار نہوگا- اطلاعاً تحریر ہے- المشتہر شیخ یوسف احمدی ٹھیکہ دار کمسریٹ کیمپ انبالہ بازار توپخانہ-۲۳-نومبر ۱۹۰۵ء

مولوی محمد حسین صاحب کا رسالہ اشاعت السنۃ افسوس ہے- اسوقت مجھے نہین مل سکا اور وہ اقتباس جس کا اوپر ذکر کیا گیا تھا یہان درج نہین ہو سکتا- مگر مین اپنے الفاظ مین اسکا خلاصہ یا مفہوم یہہ درج کرتا ہون کہ مولوی صاحب نے التوائے رسالہ کے وجوہات اس مین بیان کئے ہین- جن مین سے اپنے لڑکون کی آوارگی- بیوی کا فوت ہو کر خانہ بربادی- بھی درج کیا ہے اور پھر خلاف معمول سابقہ رسالہ کو بلا درخواست بھیجنے کے ذکر کیا ہے- اور پریس کی مشکلات مین مابعد اجرت دینے والون کی بری حالت دکھائی ہے- غرض ایسے امور پیش کئے ہین جو ایک سمجھدار اور صاحب فہم و فراست کے نزدیک **عبرت انگیز** ہین-

ایڈیٹر

شاہی سیاحت

حضور ولیعہد بہادر نے ہز اکسیلنسی لارڈ ریڈنگ کو جو پرائیویٹ چٹھی لکھی ہے اس میں باشندگان بمبئی کا تہ دل سے شکر ادا کیا ہے - اور لکھا ہے کہ "جب ہماری سواری گذر رہی تھی - اور کثیر التعداد باشندگان شہر اظہار مسرت کر رہے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا - کہ گویا ہم اپنی ہی قوم میں ہیں - اور جس اعلے پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا - اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ کسی قسم کا حادثہ نہیں ہوا" بوڑھے سے بوڑھے لوگ بھی یہی کہتے ہیں - کہ ہم نے بمبئی میں ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا تھا - بدنصیبی سے بمبئی سے گذر کر جب ٹرین گجرات میں پہونچی - تو اندھیرا ہو چکا تھا - اور ہز رائل ہائینس نے اہل ہندوستان کا جو پہلا منظر دیکھا - وہ بیچ محل تھا - جو بمبئی کے تمام ضلعوں میں کم آباد اور بنجر ہے - راستہ میں جو اسٹیشن پڑتے تھے - ان پر بھی آراستگی اور صفائی کا خاطر خواہ انتظام تھا - سڑکوں پر دیہاتی مشتاق کھڑے نظر آتے تھے - رتلام پر رائل سپیشل کاج سرین کا معائنہ ہوا - تاکہ ہز رائل ہائینس معلوم کر سکیں - کہ انگریزی نگرانی میں ہندوستانی محنت کاریگری کا کیسا اعلے نمونہ پیش کر سکتے ہیں - چنبل کے قریب پہونچکر منظر بدل گیا - باجرے کے کھیت کٹنے کے لئے تیار کھڑے تھے - بعض کھیت گوار سے لدے ہوئے تھے غرض کھیتوں میں زراعتی دولت بکھری پڑی تھی - اندور کا اسٹیشن چھوٹا سا ہے - اور اس میں کسی قسم کی آرائش اور سجاوٹ کی بہت کم گنجائش ہے - نہ اس قسم کی کوئی کوشش ہوئی - لیکن اس کی کمی والیان ریاست کی زرق برق پوشاکوں نے پوری کر دی تھی - کل وسط ہند کے شہزادے یہاں موجود تھے - درجہ کے لحاظ سے بیگم صاحبہ بھوپال اول نمبر تھیں کیونکہ صرف وہی ایک مسلمان فرمانروا دنیا بھر میں ایسی ہیں - جو پردہ میں بیٹھکر حکومت کرتی ہیں - اس کے بعد مہاراجہ ریوان آئے - جو سبز پوشاک پہنے ہوئے تھے - مہاراجہ اورچھا جی - سی - آئی - ای کا تمغہ لگائے ہوئے تھے - ان کی پوشاک بہت بھاری تھی - نسبتاً مہاراجہ دتیا کی پوشاک بالکل سادہ تھی رتلام اور جیرا کے شہزادے امپیریل کیڈٹ کور کی وردی میں تھے - اور ان کے چہروں سے وہ تعلیمی ترقی ظاہر ہوتی تھی - جو ہندوستانی امرا نے کی ہے - مہاراجہ چرکھاری اور نواب صاحب بستی بھی قیمتی پوشاک زیب بدن کئے ہوئے تھے - جو سنہری کام سے لدی ہوئی تھی - پوشاک کے علاوہ مختلف صورتیں بھی کچھ کم دلچسپ نہ تھیں - جو اس چھوٹے سے اسٹیشن پر جمع ہو گئی تھیں - راجپوتوں کے گھونگریالے گل مچھے مرہٹوں کے پرنور چہرے - بھوپال اور بستی کے حکمران سرخ کپڑوں میں قدیم امیری کا مجسم نمونہ پیش کرتے تھے جس سے وسط ہند کو سلطنت برطانیہ نے نکالا - مہو اور رنا کے افسروں اور عملہ بمبئی گرینیڈیرز کے گارڈ آف آنر کی پوری وردیاں نہایت دلفریب سماں دکھا رہی تھیں - ہز رائل ہائینس کے اسٹیشن پر پہنچنے پر جو رسم ادا ہوئیں - وہ بالکل سادہ تھیں - جس وقت شاہی ٹرین اسٹیشن پر پہونچی - تو ہز رائل ہائینس اپنے سیلون کے پلیٹ فارم پر وائیس ایڈمرل کی وردی میں کھڑے ہوئے تھے - ستارہ ہند کا تمغہ بھی لگا ہوا تھا - معمولی سلامی کے ساتھ وہ مع ہز رائل ہائینس اور سر والٹر لارنس پلیٹ فارم پر اترے - سر والٹر نے میجر میف ڈیلی سی - ایس - آئی - ای - آئی - ای کو پیش کیا جو مشہور سر ہنری ڈیلی کے بیٹے ہیں - جن کا نام سنٹرل انڈیا کی گھوڑ چڑھی فوج کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیگا - اب میجر ڈیلی نے نوجوان مہاراجہ ہلکر والیئے اندور کو پیش کیا - جو ہژدہ سالہ اور ہز رائل ہائینس کو مدعو کرنے کے لئے پہلے حکمران ہیں - تعداد توپ سلامی کے لحاظ سے وہاں ملک پیش ہونے شروع ہوئے - سب سے پہلے بیگم صاحبہ بھوپال پیش ہوئیں اس کے بعد مہاراجہ ریواں جی - سی - ایس - آئی - مہاراجہ اورچھا جی - سی - ایس - آئی - مہاراجہ دتیا کے - سی - ایس - آئی - مہاراجہ دھار - راجہ دیواس شاخ کلاں راجہ دیواس شاخ خرد - مہاراجہ سمتھر - نواب صاحب جاورہ - راجہ رتلام مہاراجہ چرکھاری کے - سی - ایس - آئی - مہاراجہ بجاور - نواب صاحب باؤنی - راجہ سیتامئو - راجہ سیلانا کے - سی - ایس - آئی - راجہ راجگڑھ - راجہ جھبوا راجہ علی راجپور - راؤ صاحب خلچی پور اس کے بعد سربرآوردہ انگریزی حکام پیش ہوئے - گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد خاص رسم ختم ہوئی - ہز رائل ہائینس سیدھے تاریخی رزیڈنسی کو گئے اور قیام اندور کے زمانہ میں وہیں مقیم رہینگے - جلوس کے موقع پر سنٹرل انڈیا کی گھوڑ چڑھی فوج کا سکوڈرن جلو میں تھا - اس کے پیچھے مہاراجہ ہلکر کی امپیریل سروس فوج در بھوپال وکٹوریا لانسرز تھے - بھوپال کی فوج عربی گھوڑوں پر سوار تھی - شاہی گاڑی میں ہز رائل ہائینس کے سامنے سر والٹر لارنس بھی بیٹھے ہوئے تھے گاڑی کے چاروں گھوڑے نہایت نفیس تھے اور رائل ہارس آرٹیلری کے دو جوان سرخ اور سنہری وردیاں پہنے گئے تھے - اس کے بعد بلحاظ ترتیب مدارج والیان ریاست کی سواریاں تھیں - مہاراجہ ہلکر کی گاڑی ہندوستانی رنگ کی تھی - اس کے ساتھ جو پیادے تھے - وہ نہایت مکلف تاریخی لباس پہنے ہوئے تھے - بیگم صاحبہ لینڈو میں سوار تھیں - اور ان کے سوار انگریزی وردی پہنے ہوئے تھے - ریواں کی گاڑی نیلے رنگ کی اور چاندی کے کام سے لدی ہوئی تھی - اور اورچھا کے گھوڑوں کی گھنٹیاں بجتی چلتی تھیں - دیواس کے دونو راجہ بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ تھے - اور ان کے خادم مورچھل جھلتے جاتے تھے - ان کے بعد چھوٹے چھوٹے ریاستدار آئے اگرچہ انکی ٹیپ ٹاپ اگلے جلوس کی سی نہ تھی تاہم جلوس انکا بھی دلچسپ تھا - کیونکہ ان کے سوار اپنی قدیمی وضع پر غیر شائستہ گھوڑوں پر چڑھے ہوئے تھے - اس طرح ہز رائل ہائینس پورے جلوس کے ساتھ اندور کی گلیوں سے گذرے - صدر بازار میں بمشکل کوئی گھر ایسا ہوگا جو آراستہ نہ ہو - مضافات سے ہزاروں آدمی ہز رائل ہائینس کا خیر مقدم کرتے آئے تھے سڑکوں پر ہمہ تن منتظر آتے تھے - اگر بمبئی کی طرح یہ لوگ مغربی طریقہ پر نعرہ ہائے خوشی بلند نہیں کر سکتے تھے - تاہم ان کے مودبانہ سلام ظاہر کرتے تھے کہ نفس عقیدت مندی میں یہ لوگ کسی سے پیچھے نہیں ہیں - اسی تزک و احتشام کے ساتھ ہز رائل ہائینس رزیڈنسی کے دروازہ پر پہونچے اور سلامی کی توپوں کی گرج ہوا میں گونجنے لگی - روشنی ہز رائل ہائینس نے رزیڈنسی کی چھت پر سے دیکھی - سارے اندور میں جھونپڑی سے لیکر محلات تک میں آگ لگی ہوئی تھی - وہ نہایت رونق اور خوشی کی رات تھی - چاند آسمان پر پوری روشنی دے رہا تھا - ہوا بھی تیز نہ تھی - موسم بھی معتدل تھا - اس لئے کوئی بات ایسی نہ تھی - جس سے سرور منغص ہوتا - ہزاروں بتیاں اور چینی لالٹینیں کام میں لائی گئی تھیں رزیڈنسی کی جھیل پر عجیب دلفریب منظر تھا - اس جھیل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے کثرت سے ہیں جن پر درخت اگے ہوئے ہیں - چاندنی میں یہ منظر عجب بہار دے رہا تھا - درختوں میں جھیل کے چاروں طرف ہزاروں بتیاں اور رنگین لالٹینیں لٹکتیں - جن کی روشنی پانی پر پڑکر آنکھوں کو چندھیائے دیتی تھی - ان جزیروں میں ایک پر بینڈ کی ہلکی ہلکی سریلی گتیں لطف دو بالا کر رہی تھیں - غرضیکہ یہ منظر ایسا تھا - جو اندور کے باشندوں کو سالہا سال تک یاد رہیگا - والیان ریاست وسط ہند نے ہز رائل ہائینس کو جلسہ ایٹ ہوم میں مدعو کیا

حضور ولیعہد بہادر کا اندور میں آخری دن

۱۷ - نومبر کی صبح کو ہز رائل ہائینس سویرے ہی فرودگاہ سے باہر تشریف لے گئے اور ناشتہ سے پہلے دو شاندار رسمیں ادا کیں - امپیریل سروس لانسرز بھوپال کا معائنہ اور یارک و لنکا شائر رجمنٹ کی پہلی بٹالین کو نیا نشان تفویض کیا - امپیریل سروس لانسرز بھوپال کا معائنہ کرنے کے وقت ہز رائل ہائینس برٹش جنرل کی وردی پہنے ہوئے اور ایک خوبصورت گھوڑے پر سوار تھے - ہز رائل ہائینس اور بیگم صاحبہ بھوپال کل کارروائی تھوڑے فاصلہ پر ایک خیمہ سے ملاحظہ فرما رہی تھیں - سب سے پہلے فرسٹ بھوپال وکٹوریہ نے جس کی کمان صاحبزادہ سید اللہ خان ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کے بھتیجے صاحبزادہ کے سپرد تھی - کوچ کیا - یہ فوج ہر طرح چست و چالاک اور مستعد ہے - یہ لوگ اچھے سوار اور ساز و برق سے بخوبی آراستہ ہیں - اور ان میں اکثر ان خانوں کے بیٹے ہیں - جو ریاست بھوپال میں رہ چکے ہیں - سبز لنگیاں سر پر باندھے اور کرتے پہنے ہوئے یہ لوگ نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے - گھوڑے بھی نہایت شائستہ و آراستہ تھے - اس کے بعد سوار جائزہ کی ترتیب سے بڑھے اور سلامی کی جگہ کی طرف منہ کر کے گذرتے ہوئے - ہز رائل ہائینس آگے بڑھے اور کرنل عبید اللہ خان کو ان کی کمان کی سپاہیانہ وضع پر ان کو مبارکباد دی - انہوں نے فرمایا کہ اسکواڈرن کو دیکھکر میں بہت خوش ہوا اور اس کی قواعد مجھے بہت پسند آئی - اس کے بعد لانسرز کوچ کر گئے اور یارک اینڈ لنکا شائر رجمنٹ آگے بڑھے - اور جھنڈے دیئے جانے کی مبارک رسم کا آغاز ہوا - یارک اینڈ لنکاسٹر رجمنٹ نہایت نفیس رجمنٹ اور اس عزت کی مستحق ہے - اس نے متعدد موقعوں پر نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں - پہلی بٹالین بنکر ہل اور جنگ جنوبی افریقہ میں شریک تھی - لیڈی اسمتھ کی فتح اور انطبل و تماشی کی لڑائیوں میں بھی حصہ لیا تھا - دوسرے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ پرانا جھنڈا رجمنٹ کو ۱۸۷۲ء بمقام آگرہ لیڈی میو کے ہاتھ سے ملا تھا - پرانا جھنڈا رجمنٹ کے گرد پھرایا گیا - اور کچھ مذہبی رسوم بھی ادا ہوئیں - ہز رائل ہائینس نے ایک مختصر سی تقریر میں کرنل میں افسروں نیکمشنڈ افسروں اور پہلی یارک اینڈ لنکاسٹر رجمنٹ کے سپاہیوں کو مخاطب کر کے فرمایا - میں اس موقعہ پر آپ کو نیا جھنڈا دیکر نہایت خوش ہوا - ٹھیک پندرہ سال ہوئے - کہ یہی رسم میں نے بار سیڈور

غلام مولا

مین آپ کی دوسری بٹالین کے لئے ادا کی تھی - مجھے فخر ہے - کہ آپ کی رجمنٹ کے دونون بٹالین کی جھنڈے میرے دیئے ہوئے ہین - یاد رکھو - کہ جھنڈے گذشتہ کارہائے نمایان کی علامت ہوتے ہین - وفاداری اور کارگذاری کے جو خیالات اس سے پیدا ہوتے ہین - وہ بہادرانہ افعال کا سبب ہوتے ہین - آپ کے بٹالین نے جن جن معرکون مین جوانمردیان دکھائی ہین - وہ سب ان جھنڈون پر لکھی ہوئی ہین - اور مین یقین کرتا ہون - کہ جب کبھی آپ ملک معظم اور ملک کی خدمات کے لئے طلب کئے جائین گے - تو آپ اس جوانمردی کو قایم رکھین گے - سب مین یہ نشان آپ کے سپرد کرتا ہون - اور مین جانتا ہون - کہ وہ آپ کے ہاتھ مین محفوظ اور بے داغ رہیگا

اس تقریر کے جواب مین کرنل میانی نے ہزرائل ہائینس کو اس طرح مخاطب کیا - بٹالین کیجانب سے اس اعزاز کے واسطے جو آپ کے ہاتھ سے ملا ہے - اور ان الفاظ کے لئے جو آپ نے فرمائے ہین - آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - اس اعزاز کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب کہ ہم معلوم کرتے ہین - کہ یور رائل ہائینس نے باوجود کثرت کار اور عدیم الفرصتی کے اتنا وقت نکالا - اور اس بٹالین کو نشان عطا کرنے کا اعزاز بخشا - مین یقین کرتا ہون - کہ آیندہ جو لوگ اس جھنڈے کے نیچے کام کرینگے - وہ یہ معلوم کرکے کہ یہ کس کا دیا ہوا ہے - بہ نسبت سابق کے اپنے بادشاہ اور ملک کے لئے اور بھی اعلے کام کرنے کی کوشش کرینگے - اس تقریر پر یہ رسم تمام ہوئی - ناشتہ کے بعد مہاراجہ ہلکر نے ہزرائل ہائینس سے اور ہزرائل ہائینس نے مہاراجہ ہلکر سے ملاقات کی - ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز نے بیگم صاحبہ بھوپال سے ملاقات کی - اندور کی آخری رسم کنگ اڈورڈ ہال کا افتتاح تھا - جو دربار اندور نے ملک معظم کی تاج پوشی کی یادگار مین تعمیر کیا تھا - ہال بالکل سادہ ہندو وضع کا بنایا ہوا ہے - ۱۱۲ فٹ طویل ہے چارون گوشون پر برجیان ہین - جنوبی جانب ۹۰ فٹ بلند ہے - ایک گھنٹہ گھر ہے - جو وقت ہزرائل ہائینس کی رزیڈنسی سے روانگی کا تھا - اس سے بہت پہلے لوگ ولیعہد بہادر اور ولیعہد بیگم کے آخری دیدار کے لئے جمع ہو گئے تھے مہاراجہ بہادر نے ہال کی سیڑھیان پر استقبال کیا - تمام والیان ریاست جمع تھے اور بہت سی لیڈیان چلمنون کے پیچھے سے یہ نظارہ دیکھ رہی تھین - سب سے پہلے مہاراجہ نے اپنی تقریر پڑھی جو حسب ذیل ہے :-

یور رائل ہائینس - جو اعزاز یہان تشریف لاکر آپ نے مجھے اور میری ریاست کو بخشا ہی اس کیوجہ سے آج کا دن مجھے عمر بھر یاد رہیگا یہی اعزاز حضور ملک معظم نے بحالت شہزادگی میرے دادا کو بخشا تھا - اور میرے والد جو اس سے ۳۰ سال پہلے کی خوشی مین شریک تھے - وہ سمان اب تک ہو بہو یاد ہے - انہون نے ہی ملک معظم کی تخت نشینی کی یادگار مین اس عمارت کی تعمیر ہونے کی تجویز نکالی تھی - اور مین ان کا مشکور ہون - کہ انہون نے اس وفادارانہ خدمت کی انجام دہی اور یور رائل ہائینس کے خیر مقدم کے اعزاز کو میرے لئے چھوڑا - اور مین خوش ہون - کہ مجھے اتنا موقع ملا - کہ اپنے بھائی والیان ریاست کے مجمع مین اس عزت کا افتخار حاصل کرتا ہون - بمبئی مین ہز میجسٹی کی بیشمار رعایا یور رائل ہائینسز کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار تھی - گویا ان کا خیر مقدم ان کروڑون باشندگان ہند کے خیر مقدم کا قایم مقام ہے - جو یور رائل ہائینسز کے ملک مین دورہ کرنے کو بنظر ابتہاج دیکھتے ہین - اور ہم اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب سمجھتے ہین - کہ سب سے پہلے سنٹرل انڈیا کو یہ شرف حاصل کرنے کا موقع ملا - اور ہم اپنی اور اپنی رعایا کی جانب سے حضور ملک معظم اور ان کے خاندان کے ساتھ اظہار عقیدت کرسکے - یور رائل ہائینس سے کنگ ڈورڈ ہال کا افتتاح کرنے کی درخواست کے علاوہ مین ایک اور مہربانی کا بھی خواستگار ہون ہم چاہتے ہین کہ اندور مین یور رائل ہائینسز کی تشریف آوری کی یادگار قایم ہونی چاہئے - اور یور رائل ہائینسز کی مرضی سے ہم تجویز کرتے ہین - کہ وہ جدید عدالت ہائے انصاف ہونی چاہئین -

ہزرائل ہائینس نے نہایت مختصر تقریر کے ساتھ ہال کا افتتاح کیا - اس کے بعد ایک پیچ دبانے سے ہال سینکڑون برقی بتیون سے روشن ہوگیا - اس رسم کے بعد دیر رائل ہائینسز ادہر ادہر چلے پھرے اور باغ مین جہان ریفرشمنٹ کا سامان کیا گیا تھا - دیر رائل ہائینسز ایک گھنٹہ تک والیان ریاست سے بات چیت کرتے رہے بعد غروب باغ مین روشنی ہوئی - اور آتشبازی چھوٹی ۶½ بجے شام کے دیر رائل ہائینسز سٹیشن کو روانہ ہوئے - حضور ولیعہد بہادر نے مہمان نوازی کے لئے میجر ڈالی کا شکریہ ادا کیا - اور تمام افسرون سے ہاتھ ملایا - مہاراجہ ہلکر سے بھی باتین کین اندور سے دیر رائل ہائینسز بہت خوش گئے -

حضور ولیعہد بہادر کا دورہ اندور مین

ہندوستان کے نامور صدر مقامون مین اندور گویا بالکل ابتدائی حالت مین ہے - خاندان ہلکر کے بانی ملہار راؤ کے مرنے کے بعد اس شہر کی بنیاد اہلیہ بائی نے ڈالی تھی - ۱۸۱۸ء مین دربار یہان منتقل ہوا - اندور اتنا متمول نہین ہے - جو اپنی شان و شوکت مین اضافہ کرسکے - اگرچہ اس قسم کے امور پر ہندوستانی اپنی دولت خرچ کرنے کے نہایت شایق ہین - یہان قابل دید مقام صرف رزیڈنسی ہے - جہان دیر رائل ہائینسز ٹھیرے ہوئے ہین - اور جس پر غدر کے زمانہ کی گولیون کے نشان اب تک موجود ہین - اور رزیڈنسی کا باغ ہے - لیکن یہ ساری کمی ہزارون آدمیون کے مجمع سے پوری ہوگئی - جو مضافات سے دیر رائل ہائینسز کے خیر مقدم مین شریک ہونے کے لئے جمع ہوگئے تھے - ۶۰ والیان ریاست کمپ مین ہین اور ان کے ہمراہیون سے شہر کی تنگ گلیان پٹی پڑی ہین - سب سے دلچسپ نظارہ ان گنوارون کا تھا - جو بیرونجات سے آئے تھے - جن کے سرون پر بھاری بھاری عمامے تھے اور جو موٹی موٹی دیسی دہوتیان باندہے ہوئے تھے - انگریز مہمان رزیڈنسی کے کمپ مین مقیم ہین ہر دروازہ پر برٹش انفنٹری کا پہرہ ہے - پہرہ دارون کی وردی گہرے سرخ رنگ کی اور سپاہیون کی چمکدار تھی - ۱۶ - نومبر کو صبح کی خاموشی گرجنے والی توپون کی آواز سے ٹوٹی - والیان ریاست رسم مزاج پرسی ادا کرنے رزیڈنسی مین گئے - ابتداءً یہ ارادہ تھا - کہ صبح کی سیر کے اثنا مین ہزرائل ہائینس بعض والیان ریاست کے کمپون مین خود رونق افروز ہون - مگر سفر کی تکان کی وجہ سے یہ غرض حاصل نہ ہوسکی - اس لئے اس دن کی کارروائی کا آغاز رسم مزاج پرسی سے ہوا - شاہی دربار ہوا جس مین والیان ریاست شریک ہوئے - اس کے لئے رزیڈنسی کے قریب بہت بڑا شامیانہ نصب کیا گیا تھا - جس مین سرخ اور سنہری پردے لٹک رہے تھے - فرش بھی نہایت شاندار گلنار رنگ کا تھا - ایک سرے پر چبوترا تھا جس پر دو کرسیان بچھی ہوئی تھین - چاندی کی کرسی پرنس آف ویلز کے لئے تھی - اور اس سے کچھ پیچھے ہٹکر ایک کرسی پرنسس کیلئے - چبوترے کے اوپر چار روپہلی ستونون پر نہایت خوشنما سائبان تھا - راستہ کے دونون طرف والیان ریاست کی ترتیب مدارج نشست تھی - اول درجہ پر بیگم صاحبہ بھوپال تھین - اور آخر مین راؤ صاحب خلجی پور - والیان ریاست نہایت مکلف پوشاکین اور قیمتی جواہرات پہنے ہوئے تھے - ہر والی ریاست کے پیچھے ان کے جاگیردار تھے - جن کی پوشاکین بھی کچھ کم بھاری نہ تھین - جب بیگم صاحبہ اپنی جگہ پر بیٹھ چکین تو ہزرائل ہائینس پرنسس مع لیڈی ایوڈ گرین شیپر، پرنسس خاموشی کے ساتھ پیچھے سے چبوترہ پر آگئین اس کے بعد ہزرائل ہائینس مع اپنے سٹاف اور پولٹیکل افسرون کے تشریف لائے - ہزرائل ہائینس مع اپنے سٹاف سفید لباس پہنے ہوئے تھے میجر ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے افتتاح دربار کی اجازت چاہی - اور درخواست منظور ہونے پر نذرون کی رسم ادا ہونی شروع ہوئی سب سے پہلے بیگم صاحبہ بھوپال کا نمبر تھا - مگر جتنے والیان ریاست جمع تھے ان مین صرف بیگم صاحبہ ہی نذر سے مستثنے رہین - اس لئے مہاراجہ صاحب ریوا بڑے ہے اور ان کی نذر دیگر والیان ریاست کی نذر کیطرح چھوکر واپس کردی گئی اس کے بعد مہاراجہ اورچھا - مہاراجہ دیتا - راجہ صاحب دہار - راجہ صاحبان دیواس نے نذرین پیش کین - اب تک والیان ریاست کے نام مسٹر رینلڈس پکارتے تھے - اور ان کو چبوترہ میجر مکسول اور ان کی ریاست پولٹیکل افسر لے جاتے تھے - اس کے بعد میجر مکسول بیٹھ گئے - اور اون کی جگہ مسٹر وربرٹن نے لی لیکن دلچسپی مین کسی نوع کا فرق نہین آیا - غرض کہ یہی منظر کچھ دیر تک پیش نظر رہا ہزرائل ہائینس ہر سلام نہایت تپاک سے قبول کرتے تھے - چوبدار زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے پیچھے کھڑے چوریان اور مورچھل ہلا رہے تھے اور سنہری چھتریان اور دمکتی ہوئی سورج مکھیان اٹھائے ہوئے تھے جب نذرین گذر چکین - تو ہزرائل ہائینس نے میجر ڈیلی کو حسب ذیل مخاطب کیا جو چبوترے کے قریب ہی کھڑے ہوئے تھے -

میجر ڈیلی! کیا آپ والیان ریاست وسط ہند کو مطلع کردینگے - کہ مین انہین دیکھنے کا یہ موقع حاصل کرکے کسقدر مسرور ہوا ہون - جیسا کہ وہ پہلے سے واقف ہین - مجھے ان مین سے بعض سے آگرہ مین ملنے کی امید تھی جہان مین ان سے ملاقات باز دید کرسکتا - مگر راجپوتانہ کی گرانی کے سبب سے آخر وقت مین ہمارا پروگرام بدل گیا - اور مین اندور آسکا - جہان حسن اتفاق سے وسط ہند کے تمام والیان ریاست جمع ہین - مین چاہتا ہون - کہ آپ انہین سمجھا دین کہ مین اپنے خاندان کے جملہ اراکین کی طرح رسم و رواج کو بہت اہمیت دیتا ہون اور اگر مجھے وقت اجازت دیتا - تو مین والیان ریاست سے بمبئی کی طرح ضرور ملاقات باز دید کرتا - مگر وقت مین گنجایش نہین - اور مین اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہون - کہ آج کے دربار مین مین ان سے ملسکا - یہان میری ملاقات

گو تہ بیٹھا ہوا دیتی ہے - اور میں جملہ حاضرین کو صاف صاف بتائے دیتا ہون کہ محض قلت وقت کی وجہ سے جو فرد گذاشت ہو - وہ کوئی مثال نہیں ہو سکتی - نہ اس سے وہ حقوق اور رسوم محو ہو سکتی ہیں - جنکو میں اتنا پسند کرتا ہون - جتنا ہندوستان کا کوئی والی ریاست کر سکتا ہے -

حضور ولیعہد بہادر کی یہ تقریر ان والیان ریاست کے دلون پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکی - جو اپنی قدیم رسوم کو دلعزیز رکھتے ہیں - اور اگر ان مین کچھ کمی ہو جائے تو پژمردہ خاطر ہوتے ہیں - اور جو انگریزی سمجھتے تھے - انہون نے اظہار خوشی بھی کیا - میجر ڈیلی نے اس کا ترجمہ ہندوستانی مین سنایا - تو سب کے چہرون سے خوشی ظاہر ہونے لگی - اب صرف عطر و پان کی مشرقی رسم باقی تھی وہ خادم مخملی وردیان پہنے ہوئے ظروف زرین مین عطر و پان لائے اور حضور ولیعہد بہادر نے باری باری سے والیان ریاست کو پیش کئے - آغاز بیگم صاحبہ بھوپال سے ہوا - ساتھ ہی مصافحہ بھی ہوتا جاتا تھا - والیان ریاست کے جاگیردارون کو عطر و پان مسٹر رینلڈس نے پیش کئے - اس کے بعد میجر ڈیلی نے دربار برخاست کرنے کی اجازت چاہی - ہز رائل ہائینس - جس طرح تشریف لائے تھے - اسی طرح واپس گئے - شام کو وقت رزیڈنسی مین گارڈن پارٹی ہوئی - صبح کو جو لوگ دربار مین موجود تھے - ان مین سے اکثر سے ویز رائل ہائینس نہایت بے تکلفی سے ملے - اس وقت والیان ریاست میجر ڈیلی کے مہمان تھے - ویز رائل ہائینسز والیان ریاست سے نہایت متواضعانہ طور سے ملے - میجر ڈیلی اور سر والٹر لارنس ترجمان کا کام کرتے تھے - سنٹرل انڈیا ہارس کا بینڈ چیدہ چیدہ گیتن بجا رہا تھا - راجہ صاحب بھاٹیا کے ہاتھی کے کرتب سے ویز رائل ہائینسز نہایت مسرور ہوئے - سارے والیان ریاست مین بیگم صاحبہ بھوپال پر خاص طور پر نظر پڑتی تھی - باوجودیکہ وہ سر سے پاؤن تک برقعے مین لپٹی ہوئی تھین - دربار مین بھی وہ اول درجہ پر تھین - صرف وہی نذر سے مستثنٰے رہی تھین - کیونکہ ۱۹۰۳ء مین لارڈ لینسڈون نے انہین اس سے مستثنٰے کر دیا تھا - اسی روز شام کو ہز ہائینس کو رزیڈنسی مین پرائیویٹ ملاقات کو شرف حاصل ہوا - جہان انہون نے حضور ولیعہد بہادر کو بھوپال کے تاریخی ذخیرے دکھائے جو کلکتہ کے وکٹوریا میموریل مین رکھے جائینگے ان مین زردوزی کے کام اور پرانے ہتھیار تھے - ولیعہد ریاست اور کمانڈر اسٹیٹ گیورڈ (؟)

ویز رائل ہائینسز کے روبرو پیش ہوئے بیگم صاحبہ کے یازدہ سالہ چھوٹے صاحبزادے بھی پیش ہوئے جو دربار دہلی کے موقع پر لارڈ کرزن کے ذیل بردار تھے اسی رات کو ہز ہائینس کو جی - سی - آئی - ای کا تمغہ عطا ہونے والا تھا ان شاہانہ دعوتون کے دوران مین غربا کو فراموش نہین کیا گیا - ۵ بجے اندھے لولے لنگڑے اور دیگر مساکین کو گیہون کی روٹیان مٹھائی اور ترکاری تقسیم ہوئی - بعد غروب دن کے مسلمان فقرا کو کھانا کھلایا گیا - کیونکہ وہ روزہ دار تھے - پنجشنبہ کی شام کو رزیڈنسی کے قریب بہت بڑے شامیانے مین اسٹیٹ ڈنر ہوا - قریب سو کے مہمان تھے شامیانہ افسرون کی وردیون اور مہمانون کی زرق برق پوشاکون سے جگمگا رہا تھا - ڈنر کے بعد ہز رائل ہائینس نے ملک معظم کا جام صحت تجویز کیا - اور میجر ڈیلی نے ویز رائل ہائینسز کا - دونون جام نہایت گرمجوشی سے نوش کئے گئے - بیگم صاحبہ بھوپال کو جی - سی - آئی - ای اور راجہ صاحب سیلانا کو کے - سی - آئی - ای کا تمغہ عطا ہوا - راجہ صاحب سیلانا نے اپنی ریاست مین تعلیم کو بہت کچھ ترقی دی ہے - اس رسم کے ادا ہونے کے بعد ویز رائل ہائینسز کچھ دیر تک حاضرین سے باتین کرتے رہے - اور اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

عید آگئی اور اظہار مروت کا وقت آگیا

خدا کا شکر اور اسکی حمد ہے کہ اس نے پھر ایک موقع خدمت دین کا دیا ہے یعنی **عید الفطر** قریب آگئی ہے - سیالکوٹ کی جماعت (جو سابق بالخیرات ہونیکی بڑی حریص ہے اور خدا کرے کہ ہم مین سے ہر ایک کے دل مین یہ خواہش اور آرزو ہو - آمین) کی یہ نیک اور مبارک تحریک ہمیشہ عزت اور قدر کی نظر سے دیکھی جائیگی - جو اس نے عید فنڈ کے نام سے کئی سال ہوئے کی تھی اور عملی طور پر اس تحریک کو شروع کیا تھا ہر چند اس تحریک پر عمل ہو رہا ہے - لیکن مین کہہ سکتا ہون کہ جس زور اور انتظام کے ساتھ اس پر عمل ہونا چاہئے ابھی تک وہ بات پیدا نہین ہوئی - اسلئے کہ **عید فنڈ** کی تقریب پر **ایک روپیہ** تعلیم الاسلام سکول کی عام اغراض کے لئے منجملہ دیگر مصارف عید کے اپنے اوپر لازم سمجھ لے پس اس لحاظ سے اگر تین لاکھ کی جماعت مین سے پانچہزار آدمی بھی اس تجویز پر عمل کر لیتے تو **عیدین** کا عید فنڈ مدرسہ کی عام ضروریات کے لئے کسی مزید چندہ کی ضرورت نہ رہنے دیتا - لیکن ایسا نہین ہوا اس لئے مین اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس

عید پر **عید فنڈ** کی تکمیل حتمی عہد کر لین اور اپنے گاؤن اور شہر کی جماعت کو خصوصاً اس ضرورت سے آگاہ کرین اور خود **عید فنڈ** کا روپیہ وصول کر کے **امین** مدرسہ کے نام بھیج دین - الحکم کے ایک ہزار خریدار اگر پانچ پانچ دوسرے بھائیون سے بھی عید فنڈ وصول کرین تو پانچہزار وہ دے سکتے ہین - مگر اس کے لئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے - یاد رکھو کہ یہ مدرسہ اعلٰے حضرت حجۃ اللہ کے سلسلہ کی اغراض مین کا ایک **جزو** ہے اس لئے اس کی تکمیل ان مقاصد کی تکمیل ہے - پس ایسے وقت جبکہ محض ذاتی آسائیش اور خوشیون کے لئے - بیسیون اور صدہا روپیہ خرچ کرتے ہو - کیا اللہ تعالٰے کے لئے **ایک روپیہ** بھی الگ نہین کر سکتے ؟

مین امید کرتا ہون کہ اس **عید** پر آئے ہوئے **عید فنڈ** مین گذشتہ سالون کی نسبت نمایان ترقی ہوگی - انشاء اللہ العزیز - اور قوم اس فنڈ کی تکمیل کے لئے پوری سعی کریگی -

اس کے علاوہ یہ بھی یاد رہے کہ **صدقۃ الفطر مساکین فنڈ** کے لئے بھیجا جاوے اور روپیہ بھیجتے وقت صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی جدا جدا تصریح کر دی جاوے ملایا نہ جاوے - کیونکہ مساکین فنڈ کا روپیہ بالکل الگ رکھا جاتا ہے اور اسی غرض کے لئے خرچ کیا جاتا ہے - ایڈیٹر -

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہو کہ اوسکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین - جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کی وجہ سے سرحد پر بھی جاتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کر کے لیجا سکتے ہین - چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نپائینگے - جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹھے منگائینگے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کی جائیگی -

مفصل فہرست درخواست کر کے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو - بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی - **تمام** درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئین -

خواب سے جاگو + آنکھین کھولو

اور دیکھو کہ مندرجہ ذیل گھڑیان کس قدر سستے دامون پر فروخت کر رہے ہین - اب بھی اگر آپ نے گھڑیان نہ خریدین تو پھر کب خریدوگے - صاحبان جلدی گھڑیان خریدین ورنہ پھر ایسا بہترین موقعہ نہ ملیگا -

اصلی راسکوپ پیٹنٹ واچ گارنٹی ۲ سال قیمت تین روپیے علاوہ محصول

اگر یہ گھڑی عرصہ گارنٹی مین بلا کسی خاص نقص کے چلنے سے رک جاویگی تو ہم بلا اجرت درست کر دینگے اس سے زیادہ اس کے پختہ و پائیدار ہونیکا کیا ثبوت ہو سکتا ہے ملاحظہ کیجئے منگوا کر قیمت مین سے روپیے علاوہ محصول بکس شیشہ بزنگ ہمراہ گھڑی مفت

نکل سلور کی رسٹ واچ گارنٹی چار سال قیمت للعہ علاوہ محصول

یہ گھڑی کلائی پر باندھی جاتی ہے اس کے پرزے نہایت پختہ و پائیدار ہین یا کھلے منہ کی کیلس گھڑی ہے جیب مین بھی الگ رہ سکتی ہے - برسون نہین بگڑتی - قیمت چار روپیہ علاوہ محصول -

ملنے کا پتہ } منیجر حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی شہر لاہور

روزانہ الحکم کی قیمت

روزانہ الحکم کا مفصل اعلان

الحکم ۳۷ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ تین مین بعنوان "الحکم روزانہ کر دیا جائیگا" ہو چکا ہے - شاید بعض ناظرین کی نظر سے پرچہ مذکور نہ گذرا ہو - اس لئے روزانہ الحکم کی قیمت کا درج کرنا ضروری ہے - لہذا روزانہ الحکم کی قیمت حسب ذیل ہوگی -

جب تک ۵۰۰ خریدار نہ ہوجاوین - روزانہ کی قیمت عہ ماہوار ہوگی - جو ہر ماہ کے اختتام پر بذریعہ وی پی لیجاویگی - جو صاحب ہفتہ مین تین بار لین ان سے عہ اور دو بار لینے والون سے عہ سالانہ لی جاویگی - روزانہ کے ہفتہ وار